

صدر بٹش کی پاکستان آمد کے موقع پر سینکڑوں بے گناہ قبائل، معصوم طلباء اور علماء کا وحشیانہ قتل عام

عالمی استعمار امریکہ کے صدر جارج بٹش کی ۳ مارچ کو پاکستان آمد کے موقع پر حکومت پاکستان نے حسب سابق اور حسب روایت وزیرستان میں ۴۵ سے زائد معصوم بے گناہ اور نہتے شہریوں کو وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنا کر خونی صدر بٹش کو خوش کرنے کا اہم تحفہ دیا۔ لیکن اس کے باوجود صدر بٹش اور حامد کرزئی دونوں نے کابل میں مشترکہ پریس کانفرنس میں پاکستان کے اقدامات کو نا کافی قرار دیا اور اپنی ناراضگی کا برملا اظہار کیا۔ پھر ۴ مارچ کو جب بٹش پاکستان میں موجود تھے، حکمرانوں نے آقا کو مزید وفاداری کا ثبوت دینے اور خوش کرنے کے لئے اس موقع پر سینکڑوں معصوم طلباء، علماء اور پُر امن قبائلیوں کے خون کی ہولی میر علی اور میران شاہ شہر کی گلیوں بازاروں اور محلوں میں بیدردی کے ساتھ کھلی گئی۔ اس موقع پر مدراس، مسجدیں اور کروڑوں روپوں کی جائیدادیں منہدم کر دی گئیں۔ الغرض اپنے ہی عاقبت نا اندیش حکمرانوں نے اپنے ہی عوام اور رعایا کی بیخ و بن نکلنے کی کوئی خونی سعی نہ چھوڑی۔ لیکن اس خونی ”نذرانے“ کے باوجود جنمی بٹش نے ہل من مہذیب ہی کا تقاضا کیا اور جنرل مشرف پر مزید انتہا پسندوں کے خلاف سخت اقدامات کرنے کا باؤ ڈالا۔

ستم ظریفی کی انتہا دیکھئے کہ اغیار کو خوش کرنے کیلئے اپنے ہی گھر اور اپنے ہی آگن میں خون اور آگ کے دریا بہا دیئے گئے اور دوسروں کے گناہوں کو ڈھاپنے کیلئے اپنے ہی دامن اور قبا کے حصے بخرے کر دیئے گئے۔ اور اپنی ہی عزت اور آبرو کے آگینے چکنا چور کر دیئے گئے اور اپنے ہی جسم کے دست و بازو کو کاٹنا شروع کر دیا۔ قبائل جبہ پاکستان کی عزت و آبرو اور تحفظ و ناموس وغیرت و حمیت کے اُن مٹ نفوش ہیں، ان کی ساٹھ سالہ پاکستان کے ساتھ وفاداری اور حب الوطنی کو تار تار کر دیا گیا۔ پہلے جنوبی وزیرستان کو فوج سے لڑایا گیا اور اب شمالی وزیرستان کو آگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا ہے۔ باجوڑ ایجنسی میں بھی امریکی افواج نے کھلم کھلا مداخلت کرتے ہوئے بمباری کر کے معصوم بے گناہ ۲۰ شہریوں کو اڑا دیا۔ لیکن صدر بٹش کی زبان پر اس افسوسناک واقعہ پر پاکستانی عوام کے لئے کوئی معذرت کے الفاظ نہیں تھے اور تاہی پاکستانی حکومت کے ساتھ اس نے کسی قسم کا سیاسی، تجارتی اور دفاعی معاہدہ کیا۔ اس موقع پر صرف ڈانٹ ڈپٹ پاکستانی حکمرانوں کی کی گئی اور باقی سب کچھ ہندوستان کی جھولی میں پیش کر دیا گیا۔ کیونکہ اس امر میں کوئی گنجائش نہیں کہ ہندوستان ایک صحیح جمہوری اور اصول پسند ملک ہے اور وہ کرائے کے سپاہی والا کردار بھی ادا نہیں

کر رہا۔ اسی لئے اس غیرت و حمیت اور شاندار جمہوری روایات کے بدلے میں ہندوستان کے ساتھ ایٹمی معاہدہ اور دیگر توانائی کے شعبوں میں بھی امریکہ نے کئی اہم معاہدے کئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صدر بٹش کا دورہ پاکستان حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ مارنے کے مترادف ہے۔ غیرت و حمیت کو محسوس کرنے اور دیکھنے کیلئے دنیا کے بازاروں میں اگر کوئی چشمہ دستیاب ہوتا تو بڑی سے بڑی قیمت ادا کر کے پاکستانی قوم اسے خرید لیتی اور اپنے کورچشم حکمرانوں کی آنکھوں پر چڑھاتی کہ اب تو اپنی اصل حیثیت کو پہچان لو۔ تم کب تک اپنے مظلوم ہم وطن بھائیوں کے خون کے نذرانے پیش کرو گے؟ اور کب تک دوسروں کی خوشنودی کیلئے اپنے گھر کو جلاؤ گے؟ قرآن کا واضح حکم ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے اس وقت تک خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ تم مکمل ان کی اتباع نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تم سے راضی نہیں ہونگے۔ اگر تم سارے پاکستانیوں کو بھی شہید کر دو تب بھی امریکہ اور اسکے حواری تم سے خوش نہیں ہونگے۔ اب بھی وقت ہے تم اپنی پالیسیوں کو درست کرو اور غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکو کہ یہی زندہ قوموں کا منشور اور وطیرہ رہا ہے۔ میران شاہ کے معصوم اور بے گناہ شہری اور مدارس کے نہتے علماء تو ہمیشہ کیلئے تاریخ میں امر ہو گئے۔ لیکن کل تمہیں تاریخ کس نام سے یاد رکھے گی؟ اس موقع پر پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتیں بھی عند اللہ مجرمین کی صف میں کھڑی نظر آ رہی ہیں جو گوٹے شیطان کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ جنہیں اپنے ہی طبقہ کے علماء طلباء کے قتل عام سے کوئی سروکار نہیں۔ اور وہ اس لئے سنجیدہ اقدامات اٹھانے سے قاصر نظر آ رہی ہیں کہ کہیں ان کا باقی ماندہ اقتدار مقررہ وقت سے پہلے ختم نہ کر دیا جائے۔ پھر خصوصاً وہ مذہبی جماعتیں اس قتل عام میں برابر کی شریک ہیں جنہوں نے جنرل مشرف کو مزید پانچ سال کا وقت دیا اور ان کے ماضی کے بھی تمام ظالمانہ اور غیر آئینی اقدامات کو آئین کا حصہ بنایا۔ طلباء و علماء کے نام پر سیاست کرنے والے اور ان کے مقدس خون پر اقتدار حاصل کرنے والے کل روزِ محشر میں رسول اللہ ﷺ اور اللہ کے حضور کس منہ سے کھڑے ہوں گے؟ جمہوریت کے لئے تو ملین مارچ ہو سکتے ہیں لیکن وزیرستان کے حالات پر صرف اخباری بیانات سے کام لینا کہاں کی سیاست اور کہاں کا عدل و انصاف ہے؟ کیا ہم اللہ کے حضور اپنا یہ عذر پیش کریں گے کہ میرا نشانہ انا اور باجوڑ فانا کے علاقے اور گورنر کے اختیارات میں تھے اسلئے ہم نے اس پر کوئی سنجیدہ احتجاج یا دباؤ پر مدخلت نہیں کی۔ یہ سب فرضی حیلے بہانے ہیں۔ قوم ابھی ابھی ان بہرہ پیوں کا اصل چہرہ سینٹ کے الیکشن اور اس کے علاوہ دیگر موقعوں پر خوب دیکھ چکی ہے کہ اعلیٰ قیادت سے لے کر ادنیٰ ایم پی اے اور ایم ایم اے حکومت کے نفسِ ناطقہ ”معروف مفتی“ تک سب یک گئے۔ کوئی ان میں سے پرچون فروش تھا تو کوئی تھوک فروش۔ حتیٰ کہ ضمیر اور ایمان کی دولت بھی اقتدار کی چوکھٹ پر یہ نیلام کر گئے۔ انہیں وزیرستان کے قتل عام سے کیا غرض؟ لوٹ مار کے یہی چند ماہ رہ گئے ہیں۔ پھر کہاں کا اقتدار اور کہاں کی سیاست۔..... قوم صرف اللہ سے رجوع کرے مذہبی نام نہاد جماعتیں اور ظالم حکمران تو ان پر ترس نہیں کر رہی ہیں۔ لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ ظلم و بربریت کی سیاہ شب کے بعد صبح صادق ضرور ہوتی ہے۔ وقت کا یہ بہاؤ بھی ظالم حکمرانوں کے لئے نہیں ہے۔